استفتاء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چند سالوں سے بعض نجی ٹی وی چینلز اور کیبل آپریٹر حضرات عمومی طور پر انبیاء علیہم السلام کی زندگی پر بنائی گئی فلموں کی نمائش کر رہے ہیں۔ مغربی ممالک میں تو یہ سلسلہ گذشتہ کئی دہائیوں سے جاری ہے مگر ہمارے وطن عزیز میں یہ سلسلہ کچھ عرصے سے زور پکڑ رہا ہے۔

''دی میسج'' (The message) نامی فلم جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس زمانہ کے واقعات پر مشتمل ہے۔ اس فلم کی نمائش ''جیو'' چینل پر ہر سال کی جاتی ہے۔ صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر کو چھوڑ کر اس فلم میں تقریباً تمام صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے نام سے کرداروں کو پیش کیا ہے۔ 313 بدری صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین بھی بدر کی جنگ میں دکھائے گئے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے ناموں پر کردار اداکاروں نے ادا کئے۔

آج کل ''پیغام پروڈکشن'' نامی ادارے نے انبیاء علیہ السلام کی زندگی پر فلمائی گئی فلموں کا اردو زبان میں ترجمہ کر کے پھیلانا شروع کر رکھا ہے۔ ان فلموں میں حضرت آدم علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ اسلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کے فرضی کردار پیش کئے گئے ہیں۔ ان فلموں میں کئی مقامات پر نبی کا فرضی کردار کرنے والے کو اے نبی، اے یوسف، اے ابراہیم، اے پیغمبر کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ فرضی کردار بھی کئی مقامات پر اپنے ڈائیلاگ سے خود کو اللہ کا پیغمبر کہتے ہیں۔ مثلاً حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں یہ دکھایا گیا ہے کہ اس دور میں شیاطین، انسانوں پر جنگ کا اعلان کر دیتے ہیں اور سلمان علیہ السلام کے نام سے کردار ادا کرنے والے کا ایک جملہ (جب وہ ایک عورت کے پاس بیٹھا ہے) یہاں نقل کرتا ہوں

''ہر پیغمبر کی ایک میراث ہوتی ہے اور میری میراث شاید ان سے (یعنی سرکش شیاطین سے) جنگ ہے''

میوزک کی دھنیں تو ان تمام فلموں میں متواتر استعمال کی گئی ہیں۔ اور ان فلموں میں انبیاء کے ناموں سے جن کرداروں کو دکھایا گیا ہے ان کو بار بار اس طرح پکارا جاتا ہے جیسے کسی عام آدمی کو پکارا جاتا ہے۔ مثلاً نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے جس شخص نے کردار ادا کیا ہے وہ کہتا ہے۔

ا ''ہم وہ کرتے ہیں جو محمد ہمیں کہتے ہیں.......... محمد نے ہمیں بتایا کہ ایک اللہ کی عبادت کرو۔

کئی ایک بار حضرت جبرائیل علیہ السلام کو وحی لاتے ہوئے دکھایا گیا ہے اور ایک انسان کو حضرت جبرائیل کے نام سے کردار دیا گیا ہے۔ اسی طرح انبیاء علیہ السلام کے نام سے بنائے گئے کرداروں پر ٹھٹھہ، پاگل مجنون کہنا وغیرہ بھی فلمایا گیا ہے۔

ایسی ہی کئی توہین پر مبنی مثالیں ان فلموں میں حد سے زیادہ موجود ہیں ہے۔ آپ سے مندرجہ ذیل سوالات شریعت مطہرہ کی روشنی میں جواب طلب ہیں

۱) کیا اسلام میں اس بات کی گنجائش ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فلمیں یا ڈرامے تیار کئے جائیں۔ ان فلموں کی شریعت میں کیا حیثیت ہے۔ کیا یہ ناجائز ہیں اور ان کا گناہ کس درجہ کا ہے؟ کیا ایسی فلموں کو بنانے والے یا ان کا کسی بھی زبان میں ترجمہ کرنے والے اسلام کے مجرم ہیں اور شریعت ان پر کیا تعزیر یا گرفت کرتی ہے؟ کیا ایسے لوگوں کو صرف توبہ کرنی چاہئے یا ان کے لئے کوئی سزا مقرر ہے؟

۲) فلم بنانے والوں کا یہ دعویٰ کرنا کہ اس فلم کی تمام دستاویز کی بڑی عرق ریزی سے قرآن، احادیث نبویہ اور مستند تاریخی حوالاجات سے تیار کی گئی ہے، ایسی صورت میں کیا فلم کو بنانے، نشر کرنے، فروخت کرنے یا دیکھنے کی کوئی گنجائش اسلام میں ہے؟

۳) کسی بھی شخص کو چاہے وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو فرضی طور پر نبی یا صحابی بنانا اور پھر دیگر فلموں کے کرداروں کی طرح اس شخص سے صحابی کے طور پر ایکٹنگ کرنے اور کروانے کے فعل کی شریعت میں کیا حیثیت ہے؟

۴) وہ شخص جو اس فلم میں بار بار خود کو نبی یا صحابی کہہ رہا ہے اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

۵) وہ لوگ یا ادارے جو ان فلموں کی نمائش کر رہے ہیں ان کا کیا حکم ہے، ان فلموں کا کاروبار، لین دین کسی بھی درجہ میں کیسا ہے؟

۶) ان فلموں کو دیکھنے والے چاہے وہ اسلامی معلومات کے حصول کی نیت سے دیکھیں یا نیکی اور دینی جذبہ کے ساتھ دیکھیں، کا کیا حکم ہے؟

۷) کیا حکومت وقت کو ایسی فلموں پر پابندی لگانی چاہیے؟

۸) جو لوگ اس فتنہ کی شدت سے آگاہ ہیں بالخصوص دینی طبقہ سے منسلک ذمہ داران، ان کو اس سلسلہ میں کیا کردار ادا کرنا چاہئے اور جانتے بوجھتے آنکھیں بند کرنے والے اور اس گناہ پر خاموشی اختیار کرنے والوں کے بارے میں کیا رائے ہے؟

جواب عنایت فرما کر ہماری راہنمائی فرمائیں۔ والسلام

مرکز سراجیہ، گلی نمبر 4، اکرم پارک
گلبرگ III لاہور

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ اہلِ مغرب مسلمانوں کے دلوں میں دین اسلام اور شعائر اسلام کی عظمت کم سے کم کرنے کے لیے مختلف ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں چنانچہ کبھی نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرتے ہیں اور کبھی وہ قرآن کریم کی بے حرمتی کرتے ہیں اور گستاخی کرنے والوں کو مختلف انعامات سے نواز کر مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کرتے ہیں چونکہ موجودہ دور میں میڈیا مکمل طور پر اہل مغرب کے قبضہ میں ہے اور وہ اس کے زریعے مسلمانوں میں شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں تاکہ اس سے متاثر ہوکر مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کے دلوں میں ضروریات دین اور اسلامی شعائر کی قدر وقیمت کم ہو جائے لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ ان سب کے باوجود مسلمانوں کے دلوں میں اسلام کی قدر وعظمت بڑھ رہی ہے تو انہوں نے اسلام کے نام سے ہی کام کرنا شروع کیا ہے تاکہ لاشعوری طور پر مسلمانوں کو اس دین سے پھیرا جا سکے چنانچہ اب وہ میڈیا کو استعمال کرتے ہوئے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں پیش آنے والے واقعات کو فلموں کے زریعے پیش کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے ناپاک عزائم اور مقاصد کو پورا کریں۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی حال میں آنے والے سوال میں مذکورہ دی میسج (The message) نامی فلم ہے جسمیں انبیاء اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے نقل اتار کر اسکی بے حرمتی کی اور دیگر وہ تمام فلمیں جو پیغام پروڈکشن نامی ادارے نے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین یا دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں بنائی ہے ان سب میں صحابہ کرام اور انبیاء کرام علیہم السلام کی تنقیص وتذلیل کی گئی ہے جو سراسر گمراہی سازش ہیں۔

① لہذا صورت مسئولہ میں نفس فلم دیکھنا اور سننا حرام اور کبیرہ

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراتشی پاکستان

جاری

کیونکہ نفس فلم تصویر اور میوزک پر مشتمل ہوتا ہے اور تصویر کو بنانا اور اسکو اپنے پاس بغیر ضرورت رکھنا اور اسکا دیکھنا سب حرام اور گناہ ہے۔

حدیث شریف میں ہے

عن عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اشد الناس عذابا عند اللہ المصورون متفق علیہ

(مشکوٰۃ ص ۳۸۵، ط: قدیمی)

ترجمہ:- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا خدا کے ہاں سخت ترین عذاب کا مستوجب مصور ہے (مظاہر حق ج ۴ ص ۲۴۸، ط، دار الاشاعت)

ایک اور حدیث میں ہے

وعنها عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اشد الناس عذابا یوم القیمۃ الذین یضاھؤن بخلق اللہ (متفق علیہ)

(مشکوٰۃ ص ۳۸۵ ط: قدیمی)

ترجمہ:- اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی مشابہت اختیار کرتے ہیں

(مظاہر حق ج ۴ ص ۲۴۷، ط: دار الاشاعت)

دار الافتاء
جامعة العلوم الإسلامية
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان

امام نووی رحمہ اللہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں

حرام شدید التحریم وهو من الکبائر لانه متوعد علیه بهذا الوعید الشدید المذکور فی الاحادیث

——— جاری ہے ———

سواء صنعه لما یمتھن او لغیره فصنعه حرام بکل

حال لان فیه مضاهاة لخلق اللّٰہ تعالیٰ . . . .

هذا تلخیص مذهبنا فی المسئلة وبمعناه قال

جماهیر العلماء من الصحابة والتابعین ومن بعدهم

وهو مذهب الثوری ومالک وابی حنیفة وغیرهم

(مسلم شریف ج ۲ ص ۱۹۹، ط: قدیمی)

ردالمحتار میں ہے

وظاهر کلام النووی فی شرح المسلم الاجماع علی تحریم

تصویر الحیوان . . . لان فیه مضاهاة لخلق اللّٰہ

(ج ۱ ص ۶۴۷، ط: سعید)

اسی طرح میوزک سننا بھی حرام اور کبیرہ گناہ ہے قرآن مجید میں ہے

ومن الناس من یشتری لهو الحدیث لیضل

عن سبیل الله الایة

اس آیت کریمہ کے تحت تفسیر مظہری میں قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی مرحوم

لکھتے ہیں

دار الافتاء
جامعة العلوم الإسلامية
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵
پاکستان

وعن ابن مسعود وابن عباس والحسن وعکرمة

وسعید بن جبیر قالوا لهو الحدیث الغناء والله

الذی لا اله الا هو یردونها ثلاث

مرات (ج ۷ ص ۲۵۹: اشاعت العلوم ندوۃ المصنفین)

وفیه ایضاً

مسئلة قال الفقهاء الغناء حرام بهذه الایة

لکونه لهو الحدیث وبما ذکرنا من الاحادیث

مشکوٰۃ شریف میں ہے

وعن جابر رضی اللّٰہ عنه قال قال رسول اللّٰہ

جاری ہے

صلی اللہ علیہ وسلم الغناء ینبت النفاق کما
ینبت الماء الزرع (ج ۲ ص۴۱۱، ط: قدیمی)
ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راگ وگانہ دل میں
نفاق کو اس طرح اگاتا ہے جس طرح پانی کھیتی
کو اگاتا ہے (مظاہر حق ج ۴ ص۴۵۲، ط: دارالاشاعت)

لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کی زندگی یا دیگر انبیاء کرام علیھم الصلاۃ والسلام کی زندگی فلمی یا ڈرامے کے انداز سے پیش کرنا اسلام اور مسلمانوں کا بدترین مذاق اڑانے کے مترادف ہے ایسی فلم کا دیکھنا کبیرہ گناہ ہے اور اس کا بائیکاٹ فرض ہے حکومت کو اس کا فوری نوٹس لینا چاہیے اور اس کے مرتکب افراد کو توہین رسالت کے جرم پر سخت سزا دینی چاہئیے اور ایسے فلموں کو بنانے والے اور اس کا اردو میں ترجمہ کرکے لوگوں میں نشر کرنے والے سب افراد کبیرہ گناہ کے مرتکب ہیں اور ان کو اس عمل سے فوراً توبہ کرنا چاہیے۔

۲:- یہ دعویٰ کرنا کہ اس فلم کی دستاویز بڑی عرق ریزی سے قرآن اور حدیث اور مستند کتابوں سے تیار کی گئی اگر بالفرض ان کی یہ بات صحیح بھی ہو لیکن پھر بھی ان کو فلمی انداز سے نشر کرنا، فروخت کرنا اور دیکھنا کبیرہ گناہ ہے۔ اسلام میں کسی شخصیت کی زندگی فلمی انداز سے پیش کرنا جائز نہیں اور اس کا خرید وفروخت کرنا سب حرام ہے۔

فتاویٰ شامی میں ہے

دار الافتاء
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراتشی د
پاکستان

قلت: وقدمنا ثمۃ معزیا للنھر أن ما فی

جاری ہے

المعصية لعينه يكره بيعه تحريما

(ج ٦ ص ٣٩١، ط: سعيد)

وفيه ايضاً

وفي السراج ودلت المسئلة ان الملاهي كلها حرام ويدخل عليهم بلا اذنهم لانكار المنكر (ج ٦ ص ٣٤٨ ط: سعيد)

وفيه ايضاً

فاذا ثبت كراهة لبسها للتختم ثبت كراهة بيعها وصيغها لما فيه من الاعانة على مالا يجوز وكل ما أدى الى مالا يجوز، لا يجوز وتمامه في شرح الوهبانية (ج ٦ ص ٣٦٠، ط سعيد)

دار الافتاء
جامعة العلوم الاسلامية
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان

۳،۴ :- کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ فرضی طور پر کسی صحابی کے نقل اُتارے اور پھر فلموں میں صحابی یا نبی کے ایکٹنگ کریں اس میں صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے شان میں گستاخی ہے جو کبیرہ گناہ ہے اور اسلام میں کسی صحابی یا نبی کے شان اقدس میں گستاخی کرنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے

۵ :- وہ لوگ یا ادارے جو ان فلموں کی نمائش کر رہے ہیں وہ سب گناہ گار ہیں اور ایسے فلموں کا کاروبار کرنا حرام ہے

۶ :- اس فلم کا دیکھنا کبیرہ گناہ ہے چاہے دینی معلومات کے طور پر کیوں نہ دیکھے لیکن پھر بھی اس فلم کا دیکھنا کبیرہ گناہ ہے۔

۷ :- حکومت کو فوراً نوٹس لینا چاہیے ایسے فلموں کو روکنا اور

جاری ہے

اور اس پر پابندی لگانا چاہیے۔

۸:- جو لوگ اس سے باخبر ہو چاہے دینی طبقہ کیوں نہ ہو اسکو استطاعت کے مطابق بھرپور کوشش کرنی چاہیے کہ ایسے فلموں کو بند کرائیں اور لوگوں کو بھی منع کریں کہ ایسی فلمیں نہ دیکھیں اور اس سے بائیکاٹ کریں ——— فقط واللہ اعلم ———

کتبہ

محمد اسماعیل باجوڑی

متخصص فی الفقہ الاسلامی

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ

محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

یکم ذوالحجہ ۱۴۳۲ھ ۲۹/۱۰/۲۰۱۱ء

الجواب صحیح

محمد انعام الحق

الجواب صحیح

سید عبدالمجید دین پوری

دار الافتاء
جامعۃ العلوم الإسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراتشی
باکستان

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
رئیس دار الافتاء
علامہ بنوری ٹاؤن کراتشی